## اڈیٹر لکھتا ہے

اس رسالہ کے دو نمبر بابت شعبان و رمضان ۱۲۹۹ھ میری نظر سے گزرے ہین مولف رسالہ نے (جزاہ اللہ خیرا) تحریر و بیان مین ایسا اختصار و ایجاز مد نظر رکھا ہے کہ گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے و مع ذلک جس مضمون سے تعرض کیا ہے اسمین الزام مخاطب کو حد کمال تک پہنچا دیا ہے - اس کمال معنوی پر اسکا حسن صوری اور ہی جلوہ دکھا رہا ہے اور حلیہ خط زیبا اور طبع مصفا زیب و زینت دوبالا کر رہا ہے - نیز معاوضہ روئے نمائی قلیل ہے - شایقو دوڑو اور اس یوسف کے خریدارون مین داخل ہو کر باین الفاظ خدا کا شکر ادا کرو ۵ جمادی چند دادم جان خریدم - بحمد اللہ عجب ارزان خریدم

## رسالہ نیچر خوبی پہ

### ریویو

یہہ رسالہ میرے ایک عزیز دوست ڈاکٹر خوب داد خان کی تالیف ہے اسمین مولف نے نیچر (یعنی مخلوقات) کے صنایع و بدایع کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اس سے بے اختیار وجود خالق کا اقرار کرنا پڑتا ہے - اور اس بیان سے امام غزالی کے اس قول کو تصدیق کیا ہے جو اُنکے رسالہ منقذ من الضلال سے اشاعت السنہ نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۱۳۶ مین منقول ہوا ہے کہ حکماء طبعیین نے عالم طبعیت اور عجائبات حیوانات و نباتات مین (جو منجملہ نیچر ہین) بحث کی اور علم تشریح اعضا حیوانات کو ٹٹولا اور اسمین خدا کے عجائب صنائع کو دیکھا تو انکو ناچار خداوند عالم کے وجود کا قائل ہونا پڑا - اور اس تشریح اور عجائبات منافع اعضا مین جو کوئی غور کریگا اُسکو ضرور علم بوجود خالق حاصل ہوگا -

مین اس رسالہ کو بدل پسند کرتا ہون اور اہل شوق کو اُسکی خریداری کی رغبت دلاتا ہون اسکی قیمت معہ محصولڈاک (۴ ر) مقرر ہوئی ہے اور مواضع فروخت مقامات ذیل ہین -

(۱) دہلی بازار فتحپوری - دوکان شیخ نور الٰہی سوداگر ادویات انگریزی -